مطبوعات

قرآن — معجزہ جاودان | مصنف: احمد دیدات، مترجم: میجر عنایت اللہ، ناشر: پروفیسر مسز عنایت اللہ پرنسپل گورنمنٹ گرلز کالج، چونیاں ضلع لاہور۔ ملنے کا پتہ: دار المطالعہ جماعت اسلامی چونیاں ضلع قصور۔

بہائیوں نے عدد ۱۹ کے گرد ایک پُراسرار مذہب بُن لیا ہے۔ ان کا سال ۱۹ مہینے کا اور ہر مہینہ ۱۹ دن کا ہوتا ہے۔ (یہ انکشاف نزولِ قرآن کے ۱۲ سو سال بعد ہوا)۔ (ص ۱۱۷) ۱۹۷۴ء میں ڈاکٹر راشد خلیفہ نے مقطعات یا قرآنی مخفف دستخطوں (؟) کا ایک دلچسپ مطالعہ کیا" (ص ۹۶)۔ پھر عدد ۱۹ اور قرآن کے الفاظ اور سورتوں کی گنتی سے حسابی عجائبات (جنہیں معجزہ کہا گیا ہے) سامنے لا کر حیران کیا گیا ہے۔

قارئین شاید بھولے نہ ہوں کہ راشد خلیفہ کے انکشافات کی خوب اشاعت ہوئی تھی، پھر اس پر یہاں کے علما کے علاوہ سعودی عرب سے تنقیدی بحثیں اُٹھیں اور معاملہ ختم ہو گیا۔ مگر اس دورِ طباعت کا فیض ہے کہ وہی چیز ایک اور طرف سے چھپ کر آ گئی۔

میں کسی لمبی بحث میں پڑے بغیر چند اُمور پر بات کرتا ہوں۔

۱۔ کیا اعداد ابجد کسی نبی پر آمدہ وحی سے متعین ہوئے ہیں کہ اب خدا کی کتاب کو ان کے ذریعے جانچا جائے؟

۲۔ جہنم سے متعلق ۱۹ کا عدد تو سامنے آ گیا، لیکن خدا کا عرش اُٹھانے والے آٹھ فرشتوں کے عدد پر کوئی کاوش کیوں نہ کی گئی؟ زمین و آسمان کو ستہ ایام میں بنایا گیا، اس ۶ کے عدد میں بھی کوئی خصوصیت نہیں اور جو دوسرے اعداد قرآن میں ہیں، ان سب کو بیان نہیں کیا جا رہا۔ ۱۹ کی خصوصیت کیوں؟

۳۔ علیہا تسعۃ عشر کا ترجمہ کیا گیا ہے: "اس پر انیس ہیں"۔ (قرآن ۷۴: ۳۰)

اور تشریح کی گئی ہے کہ "دوسرے الفاظ میں اگر کوئی شخص پیغمبر پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف یہ جھوٹا الزام تراشے کہ وہ اللہ کی کتاب کے مصنف ہیں تو وہ شخص دوسری چیزوں کے علاوہ اپنے اوپر ۱۹ انیس پائے گا۔ اس کو انیس کے ساتھ حساب چکانا ہوگا" (ص ۔ ۴۰) یعنی آیت میں علیہا کی ضمیر مؤنث کی ہے اور یہاں مجرم آدمی کا ذکر بطور مذکر کیا جا رہا ہے۔ اور یہی صورت دوسرے صفحات پر بھی ہے۔ قرآن میں بات سیدھی سی ہے کہ جہنم کا ذکر کر کے فرمایا اس پر ۱۹ (مقرر) ہیں، یعنی فرشتے (یہاں فرشتوں کے تصور پر اجماع ہے) آپ اسے پراسرار معجزہ قرار دے رہے ہیں۔ آخر خدا کے پیغمبر نے قرآن کی صداقت کی اور دلیلیں تو بہت دیں، ایک یہ "دو اور دو چار" جیسی دلیل نہ دی اور نہ اللہ نے بتائی۔

۴۔ کتاب میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس ریاضیاتی معجزے کی وجہ سے قرآن کا مصنف کوئی انسان نہیں ہوسکتا۔ مگر اس عددی انکشاف سے پہلے بھی کوئی انسان مصنفِ قرآن نہ ہوسکتا تھا۔ قرآن میں جو چیلنج مخالفین کو دیا گیا ہے کہ اس جیسی ایک سورت یا ایک آیت ہی بنا لاؤ، تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آیا ہر سورت اور ہر آیت کے جدا جدا اعداد ۱۹ ہیں؟ نیز کیا قرآن کا اعجاز صرف یہ عددی اعجاز ہے۔ یا یہ کہ اس کا طرزِ کلام، اس کے مخصوص مباحث، اس کی اثر اندازی، اس کی ادبیت، اور اس کی دوسری خصوصیات کی وجہ سے وہ ہمہ تن ایک معجزہ ہے اور کوئی انسانی کلام اس کے معیار کو نہیں پا سکتا، چنانچہ عرب فصحا نے اس چیلنج کا کوئی جواب نہیں دیا۔

۵۔ نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحٰفِظُوْنَ سے دلالت کی گئی ہے کہ اس نظامِ اعداد کے ذریعے اللہ نے قرآن کی حفاظت کا انتظام کیا ہے۔ حالانکہ بیک وقت کثیر التعداد حفاظ اور قاریوں کا تیار ہوجانا۔ نمازوں میں بار بار قرآن کے مختلف حصوں کا جماعت کے سامنے پڑھا جانا، گھر گھر میں تلاوت ہونا۔ وحی کی تحریری نقول کا ساتھ کے ساتھ تیار ہونا، قرآنی حقائق پر دروس اور مواعظ اور مباحث کا جاری رہنا، نیز عملاً احکام قرآنی کے لفظ لفظ پر معاشرے کے تمام افراد کا کاربند ہونا، حاکموں اور قاضیوں کا اس کے مطابق فیصلے کرنا اور احادیث کا قرآنی مطالب و حقائق کی تفصیل بیان کرنا ـــــ کیا یہ سب نظامِ حفاظت نہیں ہے؟

۶۔ کیا وجہ ہے کہ نہ تو جدا جدا حروفِ مقطعات کے مجموعوں کے اعداد لازماً ۱۹ ہیں، نہ سب کی مجموعی تعداد ۲۸ کو ۱۹ سے تقسیم کیا جا سکتا ہے، نہ سورتوں کا معاملہ اس طرح، بلکہ جہاں ضرورت پڑتی

ہے وہاں کچھ ادھر سے لے کر ادھر ملا لیا جاتا ہے اور بات بن جاتی ہے۔ اِس طرح کے عجوبے اور بھی ہیں۔ مثلاً ایک وہ مشہور ہے کہ جس میں کوئی بھی بڑے سے بڑا ہندسہ لے کر آپ مخصوص حسابی عمل کریں تو جواب ۹۲ آئے گا۔ (اعدادِ محمدؐ)

۷۔ اس پوری کتاب کو پڑھتے ہوئے آدمی عددی عجائبات کی مجہول بھلیاں سے گذرتا ہے تو کوئی ایسی کیفیت طاری نہیں ہوتی جو اس میں اخلاص، رجوع الی اللہ، توبہ و انابت اور رقت و عاجزی کے انداز پیدا کرے۔ قرآن کے حروف کی گنتی، اس کے لفظوں کا شمار، اس کی کششوں اور مدّوں کا حساب فتحہ، کسرہ اور ضمہ کی تعدادیں، اب اگر ان کاوشوں میں لوگ لگ جائیں تو پھر تحریک اسلامی کا چلنا اور انقلاب اسلامی کا نمودار ہونا تو ممکن ہی نہ رہے گا۔ بس نئی قسم کے تصوف کے گنتی خانے کھل جائیں گے جو ۱۹ دانوں کی تسبیح گھمایا کریں گے۔

آخر میں ہماری گذارش یہ ہے کہ ۱۹ کے اس جدید تحقیق سے پہلے بھی ہمارا قرآن کی صداقت پر مکمل ایمان تھا اور اب بھی ہے، اصل کام یہ ہے کہ قرآن پر عمل کیا جائے اور اسی عمل کی جھلکیاں دوسروں کو اسلام کے قریب لائیں گی۔ ابجدی اعداد کے کھیل دین کا کوئی حصہ و شعبہ نہیں ہیں۔

اسلام اور جدید دور کے مسائل | مولانا محمد تقی امینی۔ ناشر: (ملنے کا پتہ) قدیمی کتب خانہ، مقابل آرام باغ، کراچی ۱۔ مجلد صفحات ۳۴۲ قیمت: ۶۰/ روپے

اِس کتاب کو میں نے ذوق و شوق سے پڑھا۔ اس کی اہمیت ایسی ہے کہ بڑی طویل گفتگو کی ضرورت ہے لیکن رسالے کی وادی کی تنگ دامانیاں چونکہ اپنے قلم کی جولانیوں کی تاب نہیں رکھتیں، لہٰذا اجمال ایک مجبوری ہے۔ میں مولانا تقی امینی کی کتابیں پہلے بھی شوق سے پڑھتا رہا ہوں۔ ان کا ایک خاص مقام علماء و مفکرین میں اس بنا پر ہے کہ انہوں نے دورِ جدید کے پیش آمدہ مسائل کے چیلنج کو خوب سمجھا ہے اور اشکالات کے حل کے لیے اجتہاد کا راستہ واضح کیا ہے۔

میں نے جب سے ہوش سنبھالا ہے کہ اجتہاد کی بحثوں اور اس کے طرح طرح کے مفہوموں سے سابقہ رہا ہے اور قدیم طبقوں نے انسدادِ اجتہاد اور جدید طبقوں نے اجتہاد کے نام سے نصوص اور تمام اجماعی سرمایہ قانونیاتِ سلف پر بلڈوزر پھیر کر لادینی مغربیت کے افکار و اطوار کو دین قرار دینے کی فکر کی۔